حضرت امام جعفر صادقؒ

آپ حضرت امام زین العابدینؒ کے پوتے اور حضرت امام باقرؒ کے صاجزادے ہیں آپ کی والدہ ام فروہؒ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے پوتے حضرت قاسمؒ کی صاجزادی ہیں۔

آپ مدینہ منورہ میں ۸۰ھ میں پیدا ہوئے۔ صدق مقال کے سبب آپ کو صادق کہتے ہیں۔ آپ کی سیادت و امامت پر سب کا اتفاق ہے۔ عمرو بن ابی المقدم کا قول ہے کہ میں جس وقت امام جعفر کو دیکھتا ہوں تو معلوم ہو جاتا ہے کہ آپ خاندان نبوت سے ہیں۔

علم و فضل:

آپ لطائف تفسیر اور اسرار تنزیل میں بے نظیر تھے۔ علامہ ذہبی نے آپ کو حفاظ حدیث میں شمار کیا ہے۔ امام ابوحنیفہ مالک۔ شعبہ۔ سفیان۔ حاتم بن اسماعیل۔ یحییٰ قطان۔ ابو عاصم نبیل وغیرہ نے آپ سے حدیث روایت کی ہیں۔
حضرت امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں کہ میں نے اہلبیت میں امام جعفر بن محمد سے بڑھ کر کسی فقیہہ کو نہیں دیکھا۔

زہد و سخاوت:

ایک روز امام سفیان ثوریؒ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ ریشمی کپڑا کا جبہ اور خز کا کمبل اوڑھا ہوا تھا۔ یہ دیکھ کر سفیان بولے۔

اے فرزند رسول ﷺ یہ آپ کے آباؤ اجداد کا لباس نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا کہ وہ تنگدستی کے زمانہ میں تھے۔ اب امارت کا زمانہ ہے۔ یہ کہہ کر آپ نے خز کا جبہ اٹھا کر اس کے نیچے پشم کا کھردرا جبہ دکھایا اور فرمایا:

اے ثوری یہ ہم نے اللہ کے واسطے پہنا ہے اور وہ تمہارے واسطے۔ جو اللہ کے واسطے ہے وہ ہم نے پوشیدہ رکھا ہے اور جو تمہارے واسطے ہے وہ ہم نے ظاہر رکھا ہے۔

خشیت الٰہی:

منقول ہے کہ ایک مرتبہ حضرت داؤد طائی نے امام جعفر صادقؒ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ اے فرزند رسول مجھے نصیحت فرمائیں کیونکہ میرا دل سیاہ ہو گیا ہے۔ فرمایا: یا ابا سلیمان آپ زاہد زمانہ ہیں۔ آپ کو میری نصیحت کی کیا ضرورت ہے۔ داؤد نے عرض کیا۔ اے فرزند رسول آپ کو فضیلت حاصل ہے۔ اس لئے آپ پر واجب ہے کہ سب کو نصیحت فرمائیں۔

فرمایا، یا ابا سلیمان مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں قیامت کے دن میرے جد بزرگوار میرا دامن پکڑ لیں اور یوں فرمادیں کہ میرا حق متابعت کیوں نہ ادا کیا۔ کیونکہ یہ کام نسب کی شرافت پر موقوف نہیں۔ بلکہ درگاہ رب العزت میں عمل کی پسندیدگی معتبر ہے۔

یہ سن کر داؤد بہت روئے اور بارگاہ الٰہی میں عرض کی۔ کہ پروردگار جس شخص کی سرشت نبوت کے آب وگل سے ہے اور جس کی طبیعت کی ترکیب آثار رسالت سے ہوئی ہے اور جس کے جد بزرگوار رسول کریم ﷺ ہیں اور ماں حضرت فاطمہ بتولؓ ہیں جب وہ ایسی حیرانی میں ہے تو داؤد کس شمار میں ہے کہ اپنے حال پر نازاں ہو۔

کرامات

خلیفہ وقت پر رعب:

منقول ہے کہ منصور نے جو خلیفہ وقت تھا۔ اپنے وزیر سے کہا کہ جعفر صادق کو لاؤ تا کہ میں اسے قتل کروں۔ وزیر نے کہا جو شخص گوشہ نشین اور عبادت میں مشغول ہے اور ملک سے قطع تعلق کئے ہوئے ہے اسے قتل کرنے کی کیا ضرورت ہے۔

خلیفہ نے ناراض ہو کر کہا اسے ضرور لاؤ۔ میں قتل کرنا چاہتا ہوں۔ وزیر نے بہتیرا سمجھایا۔ پر اس نے ایک نہ سنی۔ آخر کار آپ کی تلاش میں نکلا۔ خلیفہ نے غلاموں سے کہا جس وقت صادق اور میں سر سے ٹوپی اتاروں تو تم اسے قتل کر دینا۔

جب حضرت امام آئے تو منصور استقبال کیلئے آگے بڑھا۔ اور آپ کو تخت پر بٹھا کر خود ادب سے سامنے ہو بیٹھا۔ غلام یہ دیکھ کر حیران ہوئے۔ منصور نے عرض کیا۔ کیا آپ کو کسی چیز کی ضرورت ہے۔ امام نے فرمایا کہ صرف اس بات کی ضرورت ہے کہ مجھے پھر اپنے پاس نہ بلانا اور اب مجھے اجازت دو کہ جا کر یاد الٰہی میں مشغول ہو جاؤں۔

یہ سن کر خلیفہ نے آپ کو بڑے اعزاز واکرام سے رخصت کیا جب آپ رخصت ہوئے تو خلیفہ کانپ کر بیہوش گر پڑا۔ تین روز تک بے ہوش رہا۔ جب ہوش میں آیا تو وزیر نے پوچھا یہ کیا معاملہ تھا۔

خلیفہ بولا کہ جب امام جعفر صادقؓ یہاں آئے تو کیا دیکھتا ہوں کہ آپ کے ہمراہ ایک اژدہا ہے۔ جس کا ایک ہونٹ اس مکان کے نیچے اور دوسرا اوپر ہے۔ اور زبان فصیح سے مجھے کہہ رہا ہے کہا اگر تو حضرت امام کو تکلیف دے گا میں تجھے اس مکان سمیت نگل جاؤں گا۔ اس لئے میں اس اژدہا کے ڈر کے مارے کچھ نہ کہہ سکا۔ بلکہ اس سے معافی مانگی اور بے ہوش ہو گیا۔

وصال مبارک:

آپ نے مدینہ منورہ میں ۱۵ رجب ۱۴۸ھ میں اڑسٹھ سال کی عمر میں وصال فرمایا اور جنت بقیع میں قبہ اہلبیت میں مدفون ہوئے۔

ارشادات عالیہ

ا۔جب دنیا کسی انسان کے پاس آتی ہے تو اسے غیروں کی خوبیاں دے دیتی ہے اور جب اس سے منہ پھیر لیتی ہے تو اس کی ذاتی خوبیاں بھی اس سے چھین لیتی ہے۔

۲۔تم ایسے ہاتھ کا کھانا نہ کھاؤ جو بھوکا تھا پھر سیر ہو گیا۔

۳۔آپ نے کسی قبیلے کے سردار سے پوچھا کہ اس قبیلے کا سردار کون ہے؟ اس شخص نے جواب دیا کہ میں۔آپ نے فرمایا کہ اگر تو ان کا سردار ہوتا تو جواب میں میں نہیں کہتا۔

۴۔جس نے اللہ کو پہچانا اس نے ماسواء سے منہ پھیر لیا۔

۵۔مجھے تعجب ہے اس شخص پر جو چار میں مبتلا ہو وہ چار سے کیسے غافل رہتا ہے۔

تعجب ہے اس شخص پر جو غم میں مبتلا ہو وہ یہ کیوں نہیں کہتا ''لا الہ الا انت سبحنک انی کنت من الظلمین'' کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کے بعد فرماتا ہے ''فا ستجبنا له و نجینه من الغم و کذلک ننجی المومنین''۔

تعجب ہے اس پر جو کسی آفت سے ڈرتا ہو وہ یہ کیوں نہیں کہتا ''حسبنا اللّٰہ و نعم الوکیل'' کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ''فانقلبو بنعبة من اللّٰہ و فضل لم یمسسهم سوء''

اور تعجب ہے اس پر جو لوگوں کے مکر سے ڈرتا ہو وہ یہ کیوں نہیں کہتا ''و افوض امری الی اللّٰہ ان الله بصیر بالعباد'' کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔''فوقه اللّٰہ سیات ما مکروا''

اور تعجب ہے اس پر جو جنت میں رغبت کرتا ہے وہ یہ کیوں نہیں کہتا ''ما شاء الله لاقوة الا بالله'' کیونکہ اس کے بعد اللہ فرماتا ہے۔''فعسی ربی ان یوتین خیرا من جنتک''۔